87565 ـ راستوں كے كنارے موجود پھل اور كھيتوں ميں سے كھانا

سوال

عام اموال مثلا راستے كے كنارے پر موجود اگے ہوئے سركارى درختوں كے پھل كھانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

راستے اور سڑك كے كنارے اگے ہوئے درخت كا پھل كھانےميں كوئى حرج نہيں؛ كيونكہ يہ عام مسلمانوں كى ملكيت ہے، اور اسے بغير چارديوارى كيے يا پھر بغير چوكيدار كے رہنے دينا اس كے كھانے اور مباح ہونے كى دليل ہے.

اور پھر باغ سے گزرنے والے شخص كو باغ كے پھل كھانے كى تو نبى كريم صلى اللہ وسلم نے بھى اجازت دى ہے ليكن وہ اپنے ساتھ كچھ نہيں لگا سكتا، يعنى وہ اس پھل كو اپنے كپڑے ميں بھر كر نہيں لے جا سكتا، اور پھر يہ باغ كا پھل تو كسى شخص كى ملكيت ہے، تو جو بيت المال كى ہو وہ بالاولى جائز ہوا.

امام ترمذى رحمہ اللہ نے ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو شخص كسى باغ ميں داخل ہو تو وہ كھا لے اور اسے اپنے ساتھ كپڑے ميں ڈال كر مت لے جائے "

سنن ترمذى حديث نمبر (1287).

اور ابن ماجہ نے يہ حديث درج ذيل الفاظ كے ساتھ روايت كي ہے:

" جب تم ميں سے كوئى شخص كسى باغ ميں سے گزرے تو وہ كھا لے، اور اپنے ساتھ مت لے جائے "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2301) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح ترمذى اور صحيح ابن ماجہ ميں صحيح قرار ديا ہے.

اور ابن ماجہ نے ابو سعيد رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم كسى چرنے والے ريوڑ كے پاس آؤ تو تين بار آواز دو، اگر تو چرواہا جواب دے تو ٹھيك وگرنہ تم بغير اسراف اور خراب كيے (دودھ) پى لو، اور جب تم كسى باغ كى چارديوار ميں آؤ تو باغ والے كو تين بار آواز دو اگر وہ جواب دے تو ٹھيك وگرنہ بغير فساد كيے كھا لو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2300) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ یہ احادیث کسی دوسرے کے پھل کھانے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، لیکن وہ اس پھل کو اپنے ساتھ نہیں لیجا سکتا، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پہلے اس پھل کے مالك کو تین بار آواز دے، اگر تو وہ جواب دے تو اس سے اجازت حاصل کرے، اور اگر جواب نہیں دیتا تو وہ کھا سکتا ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" امام احمد کہتے ہیں: جب اس کی چاردیوار نہ ہو تو انسان بھوکا ہونے کی صورت میں اس باغ میں سے پھل کھا سکتا ہے، اور اگر وہ بھوکا نہیں تو نہ کھائے.

اور ان کا کہنا ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی ایك صحابہ کرام نے بھی ایسا کیا، لیکن اگر اس کی چار دیواری کی گئی ہے تو اس میں سے مت کھائے؛ کیونکہ وہ تقریبا شبہ الحرام ہو گیا ہے...

اور ابو زینب التیمی سےمروی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے انس بن مالك، اور عبد الرحمن بن سمرہ اور ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ساتھ سفر کیا تو وہ پھلوں کے پاس سے گزرتے تو وہ اس کھا لیتے تھے.

عمر اور ابن عباس اور ابو بردہ رضی اللہ تعالی عنہم کا قول بھی یہی ہے.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: وہ کھا لے، لیکن اپنے ساتھ کپڑے میں ڈال کر مت لے جائے.

اور امام احمد رحمہ اللہ سے ان کا یہ قول مروی ہے:

وہ درخت کے نیچے گرا ہوا کھا لے، اور جب درخت کے نیچےکچھ نہ ہو تو پھر وہ لوگوں کا پھل اس حالت میں مت کھائے کہ اسے اس کی ضرورت نہ ہو، اور نہ ہی وہ پھل کو پتھر مارے اور کنکر پھینکے؛ کیونکہ یہ اسے خراب کر دیگا.....

اور اگر باغ چاردیواری والا ہو تو انسان کے لیے اس میں داخل ہونا جائز نہیں؛ کیونکہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے:

اگر تو اس کی چاردیواری کی گئی ہے تو وہ حریم یعنی ممنوع ہے، تو اس میں سےمت کھائے، اور اگر اس کی چاردیواری نہ ہو تو کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور اس لیے بھی کہ اسے چاردیواری کے ساتھ محفوظ کرنا مالك کے بخل اور اجازت نہ دینے کی دلیل ہے " انتہی.

دیکھیں: المغنی (9 / 332).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چاردیواری کشرط لگانا محل نظر ہے؛ کیونکہ حدیث کے الفاظ تو یہ ہیں:

" من دخل حائطا "

اور حائط وہ ہوتی ہے جو کسی کو محیط ہو اسے گھیر لے، تو اس بنا پر ان کھجور کے درختوں میں کوئی فرق نہیں جو کسی چاردیواری میں ہوں، اور جن پر چاردیواری نہ کی گئی ہو.

اس لیے سنت میں جو شرط بیان ہوئی ہے وہ یہ کہ وہ اپنے ساتھ لے جائے بغیر وہاں سے کھا سکتا ہے، اور نہ ہی وہ درخت کو پتھر مارے بلکہ اپنے ہاتھ سے اتار سکتا ہے، یا پھر اگر پھل زمین پر گرا ہو تو بھی کھا سکتا ہے، اور پھر یہ بھی شرط ہے کہ وہ مالك کو تین بار آواز دے اور اگر جواب آئے تو اس سے اجازت مانگے، لیکن اگر مالك کا کوئی جواب نہیں آتا تو وہ کھا سکتا ہے، حدیث اور سنت نبویہ تو اس پر دلالت کرتی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کا مسلك بھی یہی ہے، اور جمہور علماء کا کہنا ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں، انہوں نے ان احادیث کو اسلام کے ابتدائی دور یا ابتداء ہجرت پر محمول کیا ہے، کہ جب لوگ فقراء اور محتاج تھے.

لیکن بغیر حاجت اور ضرورت کے جائز نہیں، لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ عام ہے " انتہی.

ماخوذ از: الشرح الممتع (6 / 339).

حاصل یہ ہوا کہ راستوں اور سڑکوں کےکنارے پر موجود پھل دار درخت اور کھیت جو کسی کی ملکیت نہیں کا پھل کھانا جائز ہے، اور اسی طرح ملکیت باغات میں سے مندرجہ بالا شروط کے ساتھ کھانا جائز ہے.

واللہ اعلم .